حضرت علامہ محمد جمال بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر مفتی محمد نجیب قاسمی سنبھلی
فاضل دار العلوم دیو بند، انڈیا

دار العلوم دیو بند کے استاذ و درجنوں کتابوں کے مصنف

’’دار العلوم دیو بند‘‘ کے استاذِ تفسیر وفقہ وعربی ادب حضرت مولانا محمد جمال بلند شہریؒ کے انتقال کے بعد علمی حلقوں میں کافی رنج وغم کا ماحول ہے، کیونکہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے دار العلوم دیو بند میں صرف چار اساتذہ باقی بچے تھے۔ اب علامہ جمالؒ کی وفات کے بعد دار العلوم دیو بند میں صرف تین اساتذہ شیخ الاسلام کے تلامذہ میں سے رہ گئے ہیں: استاذ الاساتذہ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی، حضرت مولانا بلال اصغر صاحب دیو بندی اور حضرت علامہ قمر الدین صاحب گورکھپوری۔ اللہ تعالیٰ اِن تینوں حضرات کو صحت وتندرستی کے ساتھ رکھے۔

شارحِ جلالین حضرت مولانا محمد جمال بلند شہریؒ ۱۹۳۶ء میں بلند شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم مختلف مدارس سے حاصل کرتے ہوئے پنجم کے سال دار العلوم دیو بند میں داخلہ لے کر اپنے تعلیمی سفر کو آگے بڑھایا۔ ۱۹۵۵ء اور ۱۹۵۶ء میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کی مشہور ومعروف کتاب ’’صحيح البخاري‘‘ از اوّل تا آخر پڑھی۔ دار العلوم دیو بند سے ۱۹۵۶ء میں فراغت کے بعد مولانا مرحوم نے گجرات اور مدراس کے مختلف مدرسوں میں درس وتدریس کی خدمات انجام دیں۔ آپ اصل میں بلند شہر کے رہنے والے تھے، مگر بعد میں شہر میرٹھ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ حضرت مولانا محمد جمالؒ کی دار العلوم دیو بند میں استاذ کی حیثیت سے تقرری ۱۹۸۴ء میں ہوئی۔ تفسیر، فقہ اور عربی ادب سے متعلق متعدد کتابیں آپ نے دار العلوم دیو بند میں پڑھائیں۔ اسی دوران آپ نے درسی کتابوں کی شرح لکھنے پر اپنا قلم اُٹھایا اور مختلف شروحات تحریر فرمائیں، جن میں ہدایہ، حسامی، مبادئ الاصول اور مقاماتِ حریری کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔ لیکن جو قلمی کارنامہ آپ کی عالمی شہرت کا سبب بنا وہ مشہور ومعروف تفسیر ’’جلالین‘‘ کی ’’جمالین‘‘ کے نام سے اردو شرح

ہے جو چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ حضرت مرحوم کی جلالین کی یہ مذکورہ شرح آپ کے دریائے علم اور بحرِ عرفاں کی غمازی کرتی ہے۔ تقریباً سترہ سال آپ نے تفسیر کی مشہور کتاب ''جلالین'' دارالعلوم دیوبند میں پڑھائی۔ اوّلاً آپ نے آسان زبان میں جلالین کا معنی خیز اردو ترجمہ بنام ''**قرۃ العینین**'' تحریر کیا جو آج بھی علمی حلقوں میں کافی مقبول ہے۔ ہر مکتبِ فکر کے علماء نے حضرت مرحوم کی خاص کر اِن دونوں کتابوں کو اس طرح ہاتھوں میں لیا کہ آپ ''شارحِ جلالین'' کے نام سے مشہور ہوگئے۔

حضرت مولانا محمد جمال بلندشہریؒ نہ صرف ایک مایۂ ناز مصنف تھے، بلکہ آپ ایک کامیاب استاذ بھی تھے، چنانچہ آپ کی مکمل کوشش رہتی تھی کہ طلبہ پابندی کے ساتھ تعلیم حاصل کریں۔ میں نے بھی حضرت سے مقاماتِ حریری اور جلالین پڑھی ہے۔ حضرت استاذ محترم کو اللہ تعالیٰ نے جہاں دوسرے اوصاف سے نوازا تھا، وہیں آپ کو نرم مزاج، سادہ لوح اور ہر ایک کے لیے مشفق ومحبوب بنایا تھا۔ غصہ کرنا تو درکنار حضرت چہرے پر شکن لانا بھی نہیں جانتے تھے۔ فیشن کے اِس موجودہ زمانہ میں بھی سادہ کرتا پائجامہ ہی آپ زیب تن کیا کرتے تھے۔ احاطۂ مولسری سے مسجدِ قدیم کی طرف نکلتی ہوئی گلی کے کونے میں آپ کا کمرہ تھا۔ کمرہ سے درسگاہ جاکر بچوں کو پڑھانا، مسجدِ قدیم میں جاکر نماز ادا کرنا اور تصنیف وتالیف ہی آپ کا سب سے بڑا مشغلہ تھا۔ استاذ محترم کی دیگر بے شمار خوبیاں تھیں، جن میں مزید ایک خوبی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت طلبہ کے ساتھ میل جول کے ساتھ رہتے تھے، جس سے طلبہ اپنی باتوں اور ضرورتوں کو حضرت سے شیئر بھی کرلیا کرتے تھے۔ آپ طلبہ کی جائز ضرورتوں کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش فرماتے تھے۔ غرضیکہ علامہ جمالؒ ایک پیکرِ جمال تھے۔ متعدد کتابوں کے مصنف اور دارالعلوم دیوبند کے مایۂ ناز استاذ حضرت مولانا محمد جمال بلندشہریؒ ۷ محرم الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق ۷ ستمبر ۲۰۱۹ء بروز منگل کو میرٹھ میں دارِ فانی سے دارِ بقاء کی طرف کوچ کرگئے۔ آپ تقریباً ۸۳ سال کے تھے اور تقریباً ۳۵ سال سے دارالعلوم دیوبند میں قرآن وحدیث کی عظیم خدمات پیش کررہے تھے۔ گزشتہ سال تک سخت بیماری کے باوجود انتہائی جانفشانی کے ساتھ دارالعلوم دیوبند میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، لیکن امسال شوال سے سخت علالت کی بنا پر تدریسی سلسلہ منقطع رہا۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ دارالعلوم دیوبند کے احاطۂ مولسری میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب نے ادا کرائی، جس میں علماء کرام خاص کر دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم وقف دیوبند کے اساتذہ، طلبہ، مولانا کے آبائی شہر بلندشہر اور میرٹھ سے آنے والے افراد اور دیوبند شہر کی کثیر تعداد کے علاوہ آپ کے ہزاروں شاگردوں نے شرکت فرمائی۔ بعد میں دارالعلوم دیوبند کے مشہور قبرستان ''مزارِ قاسمی'' میں دارالعلوم دیوبند کے اِس عظیم سپوت کو دفن کردیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ استاذِ محترم کی مغفرت فرماکر جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے، آمین۔